

عالمگیر اسلامی تحریک کے امام سیدنا حضرت ابراہیمؑ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے مقدس رسول اور ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ امجد اور بزرگِ آپ کے تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بحالتِ تشہد نماز میں دو دو کے وقت آپ کا بھی نام لینے کا حکم دیا گیا حدیث معراج میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان پر آپ کو اس حال میں پایا تھا کہ بیت المعمور سے آپ اپنی پشت کا تکیہ کئے ہوئے تھے۔ آپ نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فرماتے ہوئے کیا تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو خیر البریہ سے خطاب کیا تو آپ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔ شفاعت کی طویل حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب تمام لوگ اکٹھے ہو کر حضرت آدم و حضرت نوح علیہما السلام کے بعد حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کرانے کے لیے درخواست کریں گے تو آپ فرمائیں گے کہ اس کام کے لیے میں نہیں تم مومن علیہ السلام کے پاس جاؤ، یہ حدیث صحیحین میں مذکور ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ملک بابل کے شہر اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل ہوئی، عام متورعین کے بیان کے مطابق آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضرت سام بن نوح سے ملتا ہے لیکن ان کا بیان قیاس و تخمین سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سلسلہ نسب کے بارے میں اس یقین کے باوجود کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ عدنان سے اوپر کے سلسلہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ کذب النسبوت و نسب بیان کرنے والوں نے ناموں کی تعین میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

سے نیچے کے متعلق یہ حال ہے تو اوپر کے سلسلہ کے متعلق کیا کہا جاسکتا ہے علیہ مبارک کے متعلق حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انا ابراهیم خاندانہ والی صاحبکم۔ اگر ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہو تو اپنے صاحب یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بت پرستی کے ساتھ ساتھ کواکب پرستی بھی کرتی تھی آپ نے بعثت کے بعد سب سے پہلے اپنے باپ آذر کو حق کی تبلیغ کی پھر اپنی قوم کو سمجھایا پھر بادشاہ وقت نمرود سے مناظرہ کیا اور توحید کے دلائل بیان کر کے اسے ششدر کر دیا۔ مگر بدبختوں نے ایک زہنی اور سوائے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے پیارے بچے حضرت لوط علیہ السلام کے اور کوئی ایمان نہیں لایا۔ قوم نے ہر طرح آپ کو شانے اور آپ کی ایذا رسانی پر کمر باندھی یہاں تک کہ ظالموں نے آپ کو دھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ذلیل کر کے آگ کو آپ کے لیے برود سلام کر دیا۔ منہ ابلی علیٰ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ اللهم انک فی السماء واحد وانا فی الارض واحد امدک اے اللہ بلاشبہ تو آسمان میں واحد ہے اور میں زمین میں تیرا اکیلا پرستار ہوں۔ آخر حضرت نے تنگ آکر وہاں سے ہجرت کی اور فرات کے غربی کنارے کے قریب ایک بستی میں تشریف لے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد یہاں سے حران، حران سے نسطین اور فلسطین سے نابلس غرض اسی طرح تبلیغ کرتے کرتے مصر پہنچے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اور حضرت لوط علیہ السلام سفر میں ہمراہ تھے یہاں شاہ مصر نے اپنی بیٹی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی زوجیت میں دیا اب آپ نے اللہ تعالیٰ سے فرزند کے منتفق دعا مانگی اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تولد ہوئے۔ اس پر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو رشک ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر جہاں آج خانہ کعبہ ہے وہاں تشریف لائے اور اس جگہ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے موجود مقام سے بالائی حصہ پر ان کو چھوڑ گئے اور خود فلسطین میں مقیم رہے مگر برابر مکہ میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھنے آتے رہتے تھے۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے تذکرہ کیا اور دونوں باپ بیٹوں کو مقدس ہاتھوں سے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۰ سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فتنہ کا حکم دیا۔ حضرت نے